اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"دین کے مسائل"(part 01c)[1]

25 "تکبیر تحریمہ اور قراءت (ان دو فرضوں) کے ساتھ تسبیحات کی وضاحت(explanation)"

امیر المؤمنین حضرت علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں:

جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین میں اُس کی نماز کی جگہ اور آسمان میں اُس کا عمل چڑھنے کا دروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآنِ پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی(ترجمہ(Translation): تو ان پر آسمان و زمین نہ روئے۔(ترجمہ کنزالعرفان)(پ ۲۵، الدخان:۲۹)

حکایت: نماز میں صحت اور شفاء ہے

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآء۔ یعنی "اُٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شِفا ہے"۔(ابن ماجہ ج ۴ ص ۹۸ حدیث ۳۴۵۸)

تکبیر تحریمہ:

{1} امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے والے نے تکبیر تحریمہ میں "اَللّٰہ" امام صاحب کے ساتھ کہا مگر "اَکْبَر" امام صاحب سے پہلے ختم کر لیا تو اس کی نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

---

(1) والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں کہ دینی مسائل سیکھانے میں غلطیاں نہ ہوں) مگر اس صورت میں بھی سبق نمبر 49 اور 50، والدین خود بچوں کو سمجھائیں۔

{2} بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب امام صاحب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کے آخِری حصّے "بَر" پر پہنچے تب ہم "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا شروع کرے۔

قراءت اور تسبیحات:

{1} اللہ کو آللہ یا اَکْبَر کو آکْبَر یا اکبَار کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے بدلے ہوئے، بگڑے ہوئے معنیٰ (یعنی کفریہ معنیٰ) سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (نماز کا طریقہ ص ۲۳،۲۲، مُلخصاً)

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا سنّت ہے:

{2} بلاضرورت سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ چھوڑنے کی اجازت نہیں اور اگر چھوڑنے کی عادت بنالی تو گُناہ گار ہے (کہ یہ سنّت مؤکّدہ ہے) (فتاوٰی رضویہ ج۶، ص۱۷۲)

نماز میں قرآن اور تسبیحات پڑھنے کے مسائل:

{3} آہستہ آواز میں قرائت کرنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ کوئی روکاوٹ مثلاً شور نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہیں ہوگی {4} ثنا، اَعُوْذُ، بِسْمِ اللہ، قراءت، رکوع اور سجدے کی تسبیحات اور اَلتَّحِیَّات وغیرہ میں بھی کم از کم اتنی آواز ہونا ضروری ہے کہ کوئی روکاوٹ مثلاً شور نہ ہو تو خود سن سکے {5} یہ بات یاد رہے کہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ اِحتیاط رہے کہ آہستہ قراءت والی نمازوں میں قراءت اور تسبیحات وغیرہ کی آواز بھی دوسروں تک نہ پہنچے {6} بلکہ قریب نمازی نماز پڑھ رہے ہوں تو انہیں بھی تکلیف نہ ہو اور جماعت میں تو اور بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ نمازی قریب قریب ہوتے ہیں۔ (نماز کا طریقہ ص۲۵ ماخوذاً)

حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے:

{9} اکثر لوگ "ط۔ت، س۔ص۔ث، ا۔ء۔ع،ہ۔ح اور ض۔ذ۔ظ" میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنیٰ بگڑ گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۵۷، مُلخصاً) {10} مَثَلًا جس نے "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" میں "عظیم" کو "عَزِیْم" (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا جس سے "عظیم" صحیح ادا نہ ہو وہ "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم" پڑھے۔ (قانونِ شریعت حصّہ اوّل ص۱۰۵، رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۲۴۲)

{11} خبردار! خبردار! خبردار! جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مشق (practice)

کرلینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے۔ آج کل کافی لوگ اِس برائی کا شکار ہیں کہ نہ انہیں قراٰنِ کریم صحیح پڑھنا نہیں آتا ہے اور نہ ہی وہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یادرکھئے! اِس طرح نمازیں برباد ہو سکتی ہیں۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۷۰ مُلَخَّصاً) **{12}** جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُروف ادا ہوتے ہی نہیں تب بھی ان کے لئے لازِمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشِش کرے اور کوشش کے دِنوں میں اُن کی اپنی نماز ہو جائے گی۔(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۵۴) **{13}** قرآنِ پاک درست پڑھنے کے لیے بچے کسی صحیح قاری اور بچیاں کسی صحیح قاریہ سے پڑھیں (دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں قاری صاحب اور قاریہ صاحبہ کا ٹیسٹ ہوتا اور امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے قریب میں مدرسۃ المدینہ نہیں تو online تعلیمِ قرآن حاصل کریں۔ یاد رہے! online پڑھنے کی فیس بھی لی جاتی ہے)۔[2]

....

26 "نماز کے دو فرائض: قیام اور سجدے، کی وضاحت(explanation)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

نمازِ ایمان کی علامت (یعنی پہچان) ہے تو جو نماز کے فرائض، سُنّتیں اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے سچّے دل سے اِس کی حفاظت کرے گا وہ مومن ہے۔(اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج ۳ ص ۴۱ حدیث ۴۱۰۲)

حکایت: مسجد دور تھی مگر

حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں ایک ایسے صاحِب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجدِ نبوی سے

---

(2) **جواب دیجئے:**

س ۱) قرائت میں کم از کم کتنی آواز رکھنی چاہیے؟

س ۲) ہمیں یہ کیسے پتا چلے کہ ہماری قرائت درست نہیں ہے؟ اور اسے صحیح کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

www.farzuloom.net

سب سے زیادہ دُور تھا اور اُن کی (باجماعت) نماز کبھی نہ چھوٹتی تھی، میں نے اُن کو مشورہ دیا کہ جانور خرید لیجئے تا کہ اس پر بیٹھ کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری نیّت یہ ہے کہ میرے لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجد سے اپنے گھر واپس آنے کا ثواب لکھا جائے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے (اُن صحابی سے) فرمایا: "اللہ پاک نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔" (مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۴ مختصراً)

نماز میں کھڑے ہونے (قیام کرنے) کی صورتیں:

{1} فرائض و واجبات (مَثَلًا وِتر کی نماز، نماز عید، نفل کی نماز جو ٹوٹ گئی) اور سنتِ فجر کی ہر رکعت میں قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے۔

{2} ان نمازوں کو اگر شریعت کی اجازت کے بغیر بیٹھ کر پڑھیں گے تو یہ نمازیں ادا نہ ہوں گی۔

{3} جو لوگ سجدہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن یہ نمازیں خود کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے مگر عصا لکڑی / لاٹھی (stick) یا دیوار یا آدَمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن ہو تو جس جس رکعت میں جتنی دیر اس طرح سہارے سے کھڑے ہو سکتے ہیں اُس رکعت میں اُتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، یہاں تک کہ صرف تکبیرِ تحریمہ (یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَر") کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں تو اُتنا ہی قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اب سب نمازیں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں[3]۔ (نماز کا طریقہ ص ۱۰۴، ۱۰۵ ملخصاً)

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا طریقہ:

{1} نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں بیٹھا کرتے ہیں (اب تکبیر تحریمہ یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نماز شروع کریں پھر) قراءت کی حالت میں ناف (پیٹ کے سوراخ) کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ح ۴، ص ۶۷۱، مسئلہ ۴۵)

---

(3) مریض کی نماز کی تفصیل Topic number : 81 میں دیکھیں۔

www.farzuloom.net

{2} جتنا رکوع میں جھکتے ہیں (یعنی سر گھٹنوں (knees) کی سیدھ میں آجائے)، اتنا جھک کر نماز کی نیّت باندھی (یعنی اس حالت (condition) میں ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر نماز شروع کی) تو نماز نہ ہو گی۔ (مسئلہ ۱۴۱ ملخصاً)

{3} عام نمازوں کی طرح اس میں ثناء، اَعُوْذُ، بِسْمِ اللہ پڑھیں اور قراءت کریں۔

{4} بیٹھ کر نماز میں رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیشانی (forehead) گھٹنوں (knees) کی سیدھ میں آجائے۔ (ماخوذاًفتاوی رضویہ جلد ۶، ص ۱۵۷)

{5} قومے میں اس طرح بیٹھیں کہ جیسے تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) میں بیٹھا کرتے ہیں۔

{6} باقی سجدہ وغیرہ عام نمازوں کی طرح کریں۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھ کر اَلتَّحِیّات وغیرہ پڑھ کر نماز مکمل کرلیں۔

نوٹ: نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے البتہ بلاعذر (یعنی بغیر مجبوری کے) بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مُسلِم، ص ۳۷۰ حدیث ۷۳۵ ماخوذاً)

سجدہ (سات ہڈیوں پر):

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مجھے حکم ہوا کہ سات (7) ہڈیوں (bones) پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے (knees) اور دونوں پنجے (claws) پر۔ (صحیح البخاری، الحدیث: ۸۱۲، ج ۱، ص ۲۸۵)

سجدے میں لگنے والی ہڈیوں کے مسائل:

{1} پیشانی (forehead) کا زمین پر جمنا (یعنی ٹک جانا) سجدے کی حقیقت ہے اور پاوں کی ایک انگلی کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) لگنا شرط ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳) تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳)

{2} ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) انگلیوں کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) زمین پر جما ہونا واجب ہے (عورتیں اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکالیں گی)۔

{3} ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے۔

{4} بہت سے لوگ سجدے میں ناک کی ہڈی نہیں بلکہ نوک لگاتے ہیں، اس وجہ سے واجب چھوٹ جاتا اور نمازی گناہ گار ہوتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۳، ص ۲۵۳ ملخصاً)

{5} سجدے میں زمین پر ہاتھ اور گھٹنے (knees) رکھنا واجب ہے۔(جدّ الممتار، جلد ۳، صفحہ ۱۸۰)[4]

....

27 "جماعت کے ساتھ نماز"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جماعت کے ساتھ نَماز پڑھنے کے لئے چل کر نہ آنے والا اگر جانتا کہ جماعت کے ساتھ نَماز پڑھنے کے لئے چل کر آنے والے کے لئے کیا اَجر (یعنی ثواب) ہے تو وہ ضرور آتا، اگر چہ اسے گھسٹتے (زمین پر رگڑتے) ہوئے آنا پڑتا۔(معجم کبیر، ۸/ ۲۲۴، حدیث: ۷۸۸۶)

حکایت: ۴۰ سال پہلی صف میں نمازیں

حضرت سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیس (20) سال ہونے کو آئے کہ اذان کی آواز ٹھیک اُس وقت کان میں پڑتی ہے جب کہ مسجد کے سامنے پہنچ چکا ہوتا ہوں (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۸۴)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چالیس (40) سال سے میری جماعت کبھی نہیں نکلی اور نہ میری نظر لوگوں کی گردنوں کے پچھلے حصّے پر پڑی (یعنی آپ پہلی صف ہی میں نماز پڑھتے تھے)۔(الطبقات الکبریٰ ج ۵، ص ۹۹)

جماعت سے نماز:

{1} جماعت اہم واجب اور دین کی نشانیوں میں سے ہے (ماخوذاً فتاویٰ رضویہ جلد ۶، ص ۴۳۵) ہر عاقل بالغ[5]

---

(4) اس کی وضاحت (explanation) سبق نمبر 49 اور 50 میں ہے، جو والدین اپنے بچوں کو خود سمجھائیں۔

(5) **جواب دیجئے:**

س ۱) وہ کون سی نمازیں کہ جو بیٹھ کر ادا نہیں ہوتیں؟

س ۲) سجدے میں کون کون سی ہڈیاں لگانا واجب ہیں؟

www.farzuloom.net

(grown-up) قدرت رکھنے والے مرد مسلمان پر جماعت واجِب ہے، شرعی مجبوری کے بغیر ایک (1) بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار وعذابِ کا حق دار ہے۔ جماعت کئی بار چھوڑنے والا فاسِق (اور بڑا گناہ گار) ہے۔
(بہار شریعت، ج۱، ح۳، ص۶۷، مُلخصاً)

{2} عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ج۱، ح۳، ص۵۸۴ مُلخصاً) اور انہیں جماعت کرنے یا جماعت میں شامل ہونے کی اجازت بھی نہیں۔

{3} نمازِ جمعہ اور عید میں جماعت شرط ہے۔ (بغیر جماعت کے یہ نمازیں نہیں ہونگی۔ جمعہ وعیدین کی اور بھی شرطیں (conditions) ہیں۔ جس طرح شہروں میں عام طور پر مسجدوں میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اسی میں جاکر، صحیح عقیدے والے امام صاحب کے پیچھے نماز ادا کریں) (درمختار وردالمحتار ج۲ ص۳۴۱۔۳۴۲)

{4} عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گی، وہ ظہر ہی پڑھیں گیں اور عید کی نماز عورتوں پر واجب نہیں ہے۔

{5} جماعت اس طرح حاصل کرنا کہ اس کی کوئی رَکعت نہ نکلے، وُضو میں تین (3) تین بار اعضا (چہرہ، ہاتھ، پاؤں) دھونے سے بہتر ہے اور تین (3) تین بار دھونا تکبیر اُولیٰ (نماز شروع کرنے کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کو) پانے سے بہتر ہے یعنی اگر وُضو میں تین (3) تین بار دھوتا ہے تو رَکعت نکل جائے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین (3) تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رَکعت تو مِل جائے گی مگر تکبیر اُولیٰ نہ ملے گی تو تین (3) تین بار دھوئے۔ (بہار شریعت ج۱ ص۵۸۳)

{6} اگر پہلی (1st) رَکعَت کا رُکوع مل گیا تو (بعض علما کے نزدیک) تکبیر اُولیٰ (یعنی نماز شروع کرنے کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے) کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے (اور وہ ثواب مل جاتا ہے)۔ (عالمگیری ج۱ ص۶۹)

{7} جب نماز کے لیے صفیں (rows) بنائی جارہی ہوں اُس وقت اگر ایک (سمجھدار) نابالغ بچہ ہو تو وہ کسی بھی صف یہاں تک کہ پہلی (1st) صف میں بھی جہاں چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔ (درمختار ج۲ ص۳۷۷ ماخوذاً)

{8} اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو اُن کی صف (یعنی لائن) مردوں کی آخری صف کے پیچھے بنائی جائے۔
(درمختار ج۲ ص۳۷۷ ماخوذاً)

{9} مقتدی (یعنی امام صاحب کے پیچھے جماعت میں شامل) کو نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ سورۃ الفاتحہ نہ

آیت، نہ آہستہ قراءت والی نمازوں میں اور نہ بلند آواز سے قراءت والی نمازوں میں، امام صاحب کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ (مؤطاامام مالک ترک القرأۃ خلف الامام مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی ص۸۶، ماخوذاً)

امام صاحب رکوع میں ہوں تو شامل ہونے کا طریقہ:

{1} امام صاحب رکوع میں ہوں تب بھی پہلے بالکل سیدھے کھڑے کھڑے پوری تکبیر تحریمہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پوری کہہ لیجئے (اس صورت میں ہاتھ نہیں باندھیں گے بلکہ لٹکا دیں گے)، اِس کے بعد دوسری مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے رُکوع کیلئے اس طرح جھکئے کہ "الف" سے جُھکنا شروع ہوں اور "اَللّٰہُ اَکْبَر" کی راء رکوع میں ختم ہو **{2}** امام صاحب کے ساتھ اگر رُکوع میں تھوڑی سی بھی شرکت ہوگئی مَثَلًا امام صاحب رکوع سے اٹھنے لگے تھے مگر اُن کے ہاتھ گھٹنوں (knees) تک تھے اور آپ کے ہاتھ بھی (اوپر بیان کئے ہوئے انداز کے مطابق) گھٹنوں تک پہنچ گئے تو رَکعت مل گئی۔ اگر آپ کے رُکوع میں پہنچنے سے پہلے ہی امام صاحب کھڑے ہوگئے تو رَکعت نہ ملی **{3}** امام صاحب کو رُکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر تحریمہ اُس وَقت ختم ہوئی جب کہ (اتنا جھک چکا تھا کہ) ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے تو نماز ہی نہیں ہوئی (کہ قیام کا فرض ادا نہیں ہوا)(6)۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۰۸، ص۳، مُلخصاً)

....

28 "جمعہ کی سنتیں اور خطبہ"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو شخص جُمُعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) ہو (وہ حاصل) کرے

---

(6) **جواب دیجئے:**

س۱) جماعت کے چند مسائل بیان کریں؟

س۲) امام صاحب رکوع میں ہیں تو نماز میں کس طرح شامل ہونگے؟

اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے پھر نَماز کو نکلے اور دو(2) بندوں میں جُدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جُمُعہ اور دوسرے جُمُعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائے گی۔

(صحیح بُخاری ج ۱، ص ۳۰۶، حدیث ۸۸۳)

حکایت: نماز کی وجہ سے سفر نہ کیا

حضرت ابو حازِم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں جمعہ کے دن (ایک شہر) دِمشق میں آیا، لوگ اُس وقت نمازِ جمعہ کے لئے جارہے تھے، میں نے سوچا کہ مجھے جہاں پہنچنا ہے اگر سفر کرتا ہوا وہاں پہنچ جاؤں تو نمازِ جمعہ نہیں ملے گی، لہٰذا میں پہلے نماز پڑھ لوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجد کے دروازے کے پاس آکر اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر مسجد کے اندر چلا گیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۵، ص ۳۹۱)

جُمُعہ کی سنّتیں اور مستحبات:

{1} نَمازِ جُمُعہ کے لئے اوّل وَقت میں جانا، مِسواک کرنا، اچھّے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور غُسل (یعنی شریعت نے جو طریقہ نہانے کا بتایا ہے، اُس طرح نہانا) سنّت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غُنیہ ص ۵۵۹) {2} غسلِ جُمُعہ کا وقت فجر کا وقت شروع ہوتے ہی ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ۲ ص ۳۳۴ مُلخصاً) {3} نمازِ جُمُعہ کیلئے غُسل کرنا ایسی سُنّت ہے کہ اگر کوئی اسے چھوڑے تو اُسے بُرا بھلا نہیں کہا جائے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۳۹ مُلخصاً) {4} عورت اور مسافِر وغیرہ جن پر جُمُعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمُعہ بھی سنّت نہیں۔

جمعہ کے خطبے کے چند دینی مسائل:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں (یعنی اُنہیں ٹاپ کر آیا) اُس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳) اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنّم میں داخِل ہوں گے۔ (حاشیہ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۶۱ تا ۷۶۲)

{1}(جمعہ وغیرہ میں) خطیب صاحب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صحابہ ہے۔

{2} بزرگانِ دین فرماتے ہیں: دوزانو (جیسے **اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے** ہیں اس طرح) بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے خطبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں رانوں (thighs) پر ہاتھ رکھے تو اِنْ شَاءَ اللہ! دو (2) رَکعَت کا ثواب ملے گا۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۳۸ مُلخصاً)

{3} اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطبے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام پاک سن کر دل میں درود پڑھیں کہ زَبان سے خاموشی فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۸ ص ۳۶۵)

{4} خطبے میں کھانا پینا، بات کرنا اگرچہ **سُبْحَانَ اللہِ** کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۳۹)

{5} خطبے کی حالت میں چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علماء فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہو گا اور خطبے کی حالت میں میں کوئی عمل جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۸، ص ۳۳۳ مُلخصاً)

{6} خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔ (ایضاً) (7)

....

29 "نَمازی کے آگے سے گزرنا"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر (یعنی سامنے سے) گزرنے میں کیا (سزا) ہے تو سو

---

(7) **جواب دیجئے:**

س ۱) نماز جمعہ کی چند سنّتیں بیان کریں؟

س ۲) خطبے کے چند مسائل بیان کریں؟

www.farzuloom.net

سال کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔(سنن ابن ماجہ،ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا،الحدیث:۹۴۶،ج ۱،ص ۵۰۶)

حکایت: اسی کمرے میں نماز ادا فرماتے

حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رات میں نماز پڑھتے تھے حالانکہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی (مسلم،بخاری ملخصاً) حجرہ شریف (یعنی مُبارک کمرہ بظاہر) چھوٹا تھا جس میں نفل نماز کے لیے الگ سے جگہ نہیں بن سکتی تھی اس لیے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس طرح تہجّد کی نماز پڑھتے تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا الگ بات ہے اور کسی کا آگے ہونا الگ بات ہے۔گزرنا جائز نہیں لیکن آگے ہونا منع نہیں۔(مراۃ،جلد ۲،حدیث ۸،ص ۸) **یادرہے!** کسی شخص کے مُنہ کے بالکل سامنے اور سیدھ میں (جیسے آئینہ mirror دیکھتے وقت چہرہ، آئینے کے سامنے ہوتا ہے،اس طرح) نماز پڑھنا مکروہ تحریمی،ناجائز اور گناہ ہے۔(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲،ص ۴۹۶) البتہ چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصّے کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے مگر ہمارے لیے بہتر یہ ہے کہ سونے والے کے سامنے نماز نہ پڑھی جائے(درمختار معہ ردالمحتار ج ۱،ص ۶۵۲ ماخوذاً)۔

نمازی کے آگے سے گزرنا:

{1} نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر جس نمازی کے آگے سے گزرا اُس نمازی کی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

{2} نمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترے کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سترہ کیسا ہو؟:

{3} سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی ڈیڑھ فٹ یا 18 انچ) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہو،اور سنّت یہ ہے کہ نمازی اور سُترے کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

{4} نمازی کے آگے (اگر) کپڑے کا پردہ یا لکڑی کا ایک انگلی سے کم موٹائی کا تختہ یا ٹن کی پتلی چادر کا سُترہ (بھی) ہو تو اُس کے آگے سے گزر سکتے ہیں،یہ چیزیں سُترے کا کام دے دیں گی۔

{5} آدمی کو اِس حالت میں سُترہ بنایا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو (یعنی اگر نمازی کی طرف آدمی کا منہ ہو تب بھی سترہ ہو سکتا ہے مگر نمازی کی طرف منہ کرنا، جائز نہیں۔ **یاد رہے!** اگر نماز پڑھنے والے کے عین رُخ کی طرف کسی نے منہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس منہ کرنے والے پر ہے)۔ (نماز کا طریقہ ص ۸۱، مُلخصاً)

نوٹ: سُترے کے مزید مسائل جاننے کے لیے "نماز کا طریقہ" پڑھیں۔ (8)

....

30 "سجدہ تلاوت کے مسائل"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جب ابنِ آدم (یعنی انسان) آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہَٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابنِ آدم (یعنی انسان) کو سجدے کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کر کے جنّتی ہو گیا اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں انکار کر کے جہنّمی ہو گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، ص ۵۶، حدیث: ۸۱)

حکایت: سجدہ کر لیا، مگر رونا کہاں ہے؟

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی، جب وہ آیتِ سجدہ پر پہنچے تو انہوں نے سجدۂ تلاوت کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو فرمایا: یہ تو سجدہ ہے لیکن رونا کہاں ہے؟ (شرح البخاری لابن بطال، کتاب فضائل القرآن، ۱۰ / ۲۸۲) اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ سجدہ کر کے رونے والے لوگ اب کہاں ہیں؟ ان بزرگوں کے یہ فرمان دراصل ہماری تربیت اور اِصلاح کے لئے ہیں، اے کاش! ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کے وقت اللہ پاک کے خوف سے رونا نصیب ہو جائے۔ (صراط الجنان ج ۶، ص ۱۲۰ ملخصاً)

سجدہ تلاوت:

---

(8) **جواب دیجئے:**

س ۱) سُترہ کیا ہوتا؟ اور بتائیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

س ۲) نمازی کے چہرے کی طرف چہرہ کرنا کیسا؟

{1} آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

{2} فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا لیکن یہ ضَروری ہے کہ اگر اسے معلوم نہ ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے، تو اُسے بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ تھی۔

{3} پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر (شور وغیرہ) نہ ہو تو خود سُن سکے۔

{4} سننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ اُس نے آیتِ سجدہ ارادۃً سنی ہو، بلا ارادہ (مثلاً کسی کام سے جارہا تھا اور کوئی آیتِ سجدہ تلاوت کر رہا تھا اور اُس نے سُن لی تو اس طرح) آیت سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

{5} پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور صرف آیتِ سجدہ کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا کر پڑھے۔(دُرِّ مختار ج۲ ص۷۱۱ وغیرہ)

{6} آیتِ سجدہ، اگر نماز کے باہر پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور اگر وُضو ہو تو تاخیر (یعنی سجدہ late کرنا) مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔(دُرِّ مختار ج۲ ص۷۰۳)

{7} سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کریگا گنہگار ہو گا۔ نیز نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں کرنا واجب ہے (نماز پڑھ کر یہ سجدہ نہیں کرنا بلکہ نماز میں ہی کرنا ہے)۔(نماز کا طریقہ ص۹۸،۹۹ مُلخصاً)

{8} سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ:

(۱) کھڑے ہو کر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور کم سے کم تین (3) بار "**سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" کہیں، پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوا کھڑا ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے واپسی پر، دونوں بار "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا سنّت ہے۔

(۳) کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام (یعنی دونوں مرتبہ کھڑا ہونا) مُستَحَب (اور ثواب کا کام) ہیں (اگر کوئی بیٹھے بیٹھے ہی سجدۂ تلاوت کرلے تب بھی ہو جائے گا)۔

(۴) سجدۂ تلاوت کے لئے "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے وقت ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

(۵) سجدہ تلاوت میں نہ تَشَہُّد (یعنی **اَلتَّحِیَّات** نہیں پڑھنی) ہے اور نہ سلام پھیرنا (یعنی سجدے سے سر اُٹھاتے ہی سجدہ تلاوت مکمل ہو گیا)۔ (نماز کا طریقہ ص۹۹ ملخصاً)(9)

....

31(a) "مرد اور بچوں کی نماز شروع ہونے سے پہلے ہونے والی کچھ غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا، اگر یہ صحیح ہوئی تو باقی اعمال بھی درست ہوں گے، اگر نماز ہی صحیح نہ ہوئی تو باقی اعمال زیادہ خراب ہوں گے۔ (سنن ترمذی، الحدیث: ۴۱۳، ج۱، ص ۴۲۱)

حکایت: ۷۰ سال سے پہلی تکبیر فوت نہ ہوئی

حضرت وَکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں تقریباً دو (2) سال سے حاضر ہو رہا ہوں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کی جماعت کی کوئی رکعت نکلی ہو بلکہ تقریباً ستر (70) سال سے آپ کی تکبیرِ اُولیٰ (یعنی امام صاحب کے ساتھ، نماز کی پہلی "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" بھی) نہیں نکلی۔

(تہذیب التہذیب ج۳ ص۵۰۸)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: شلوار اُڑسنا یا پینٹ fold کرنا۔

صحیح طریقہ: شلوار، پاجامہ اس size کا سلوانا کہ ٹخنوں (ankles) سے اونچا ہو اور اگر شلوار یا پینٹ لمبی ہو تو اُسے ٹخنوں سے نیچے ہی رہنے دینا، فولڈ وغیرہ نہ کرنا۔

(2) غلط طریقہ: folded آستین میں نماز شروع کرنا اور نماز میں اُسے درست کر لینا۔

---

(9) **جواب دیجئے:**

س۱) سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟

س۲) سجدہ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net

صحیح طریقہ: آستین صحیح کر کے نماز شروع کرنا۔

(3) **غلط طریقہ:** گریبان کھول کر نماز شروع کرنا۔

صحیح طریقہ: گریبان کے بٹن بند کر کے نماز شروع کرنا۔

(4) **غلط طریقہ:** مسجد میں دوڑ کر اس انداز سے آنا کہ وضو کا پانی ٹپک رہا ہو۔

صحیح طریقہ: وضو کے بعد ٹپکنے والے پانی پر ہاتھ پھیر کر پانی وضو خانے ہی میں گرا دینا یا کسی کپڑے یا رومال سے جسم سکھانا (مگر گیلے کپڑے کو مسجد کے اندر نہ سوکھنا) پھر مسجد میں اطمینان سے آنا۔

(5) **غلط طریقہ:** باجماعت نماز شروع کرنے سے پہلے ایڑیاں (پیر کے پیچھے کا حصّہ)، گردن اور کندھے (shoulder) آگے پیچھے ہونا یا اگلی صف میں جگہ ہونے کے باجود پیچھے صف بنانا۔

صحیح طریقہ: باجماعت نماز شروع کرنے سے پہلے ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کرنا اور اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو پہلے اُس صف کو مکمل کرنا۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔ البتہ ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔[10]

....

(b)31 ”حنفی مردوں اور بچوں کی تکبیر و قیام میں ہونے والی بعض غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جس نے دو (2) رکعت نَماز ادا کی اور اس میں کوئی غَلَطی نہیں کی، اللہ پاک اس کے پچھلے (چھوٹے) گناہ

---

(10) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

معاف فرمادے گا۔(مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۱۶۲، حدیث:۲۱۷۴۹)

حکایت: بیس(20)سال کی کوشش کے بعد بیس(20)سال کی آسانی

حضرت عمرو بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے بیس (20)سال تک نماز کے مُعاملے میں مَشَقّت اُٹھائی(یعنی محنت کی) اور بیس (20)سال تک خوشی سے نماز ادا کی۔(صفۃ الصفوۃ ج۲ رقم ۱۷۵، اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص ۴۹۰)

غلط اور صحیح طریقے::

(1)غلط طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھنا۔

صحیح طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان چار (4)اُنگل(یعنی انگلیوں کی موٹائی کے برابر)کا فاصلہ ہونا۔

(2)غلط طریقہ: سر جُھکا کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا۔

صحیح طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے وقت سر جُھکا ہوا نہ ہونا۔

(3)غلط طریقہ: دل میں "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا یا دل میں قراءت کرنا۔

صحیح طریقہ: اِتنی آواز سے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا یا قراءت کرنا کہ اپنے کان سُن لیں، مگر ساتھ والوں کو آواز تنگ نہ کرے۔**یاد رہے** کہ امام صاحب کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے۔

(4)غلط طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر ہاتھ اُٹھانا اور پیٹ پر ہاتھ باندھنا۔

صحیح طریقہ: کان کی لو تک ہاتھ اٹھانے کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا۔"اَکْبَر" کی راء کے ختم پر ہاتھ ناف(پیٹ کے سوراخ) کے نیچے زور سے باندھنا۔

(5)غلط طریقہ: اُلٹا ہاتھ، سیدھے ہاتھ سے پکڑ لینا۔

صحیح طریقہ: اُلٹے ہاتھ کی کلائی(wrist) پر سیدھے ہاتھ کی تین(3) انگلیاں (رکھنا) اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا(کلائی کے) اَغَل بَغَل(یعنی دائیں بائیں رکھنا)۔

نوٹ: یہ نماز کے اندر ہونے والی بعض غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے

کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہو گا مزید نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق ادا کرنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری ہے۔(11)

....

32(a) "مرد اور بچوں کے رکوع میں ہونے والی بعض غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس کی امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں، جس کی طہارت (یعنی پاکی) نہیں اس کی کوئی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں کیونکہ دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا۔

(معجم اوسط ج ۱ ص ۶۲۶ حدیث ۲۲۹۲)

حکایت: نماز کی وجہ سے کام ہو گیا

ایک شخص کو قاضی (judge) سے کوئی جائز کام پڑ گیا تو اس نے حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مدد چاہی۔ آپ اس کے ساتھ چلے گئے۔ راستے میں جو بھی مسجد نظر آتی، آپ اُس میں نفل نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی (judge) کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت قاضی (judge) کا وقت (time) ختم ہو چکا تھا۔ آپ نے قاضی سے اس شخص کے کام کے بارے میں بات کی تو قاضی نے وہ کام کر دیا۔ پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہاں آتے وقت جو کچھ آپ نے دیکھا (کہ میں بار بار نماز پڑھ رہا تھا)، اُس سے آپ پریشان ہو رہے ہونگے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی نماز پڑھی تو آپ کا کام ہو جانے کی اللہ پاک سے دعا کی (جس کی برکت سے آپ کا کام ہو گیا)۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۲ ملخصاً)

---

(11) **جواب دیجئے:**

س ۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س ۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

غلط اور صحیح طریقے::

(1)غلط طریقہ: ''**اَللّٰہُ اَکْبَر**'' کہہ کر رکوع میں جانا۔

صحیح طریقہ: ''**اَللّٰہُ اَکْبَر**'' کہتے ہوئے اس طرح رکوع میں جانا کہ ''**الف**'' سے حرکت شروع ہو اور ''**اَکْبَر**'' کی ''**راء**'' پر ختم۔

(2)غلط طریقہ: پیٹھ ٹیڑھی ہونا یا ملی ہوئی اُنگلیوں کے ساتھ گھٹنوں(knees) پر ہاتھوں رکھ دینا یا ٹانگیں ٹیڑھی رکھنا۔

صحیح طریقہ: پیٹھ اچھی طرح بچھی ہوئی ہونا، گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا، انگلیاں پھیلی ہوئی(یعنی الگ الگ)رکھنا اور ٹانگوں کو بالکل سیدھا رکھنا۔

(3)غلط طریقہ: رکوع سے کھڑے ہو کر ''**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**'' کہنا۔

صحیح طریقہ: ''**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**'' اس طرح کہتے ہوئے کھڑے ہونا کہ جب اُٹھیں تو ''**سین**'' شروع ہو اور جب کھڑے ہو جائیں تو ''**حَمِدَہ**'' کی ''**ہ**'' ختم ہو۔

(4)غلط طریقہ: رکوع سے کھڑے ہوتے ہی بغیر رُکے ''**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

صحیح طریقہ: (اکیلے نماز پڑھنے والے کا) مکمل کھڑے ہونے کے بعد ''**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**'' کہنا پھر ''**اَللّٰہُ اَکْبَر**'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

(5)غلط طریقہ: دورانِ نماز دونوں ہاتھوں سے لباس درست کرنا۔

صحیح طریقہ: ضرورت پڑنے پر نماز میں ایک ہاتھ سے لباس درست کرنا۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔[12]

---

(12) **جواب دیجئے:**

....

(b)32 "مرد اور بچوں کے سجدے وغیرہ میں ہونے والی بعض غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری (یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی اُمت پر (دن رات میں) پانچ (5) نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو اِن نمازوں کو ان کے وقت میں پابندی سے ادا کرے گا میں اس کو جنّت میں داخل فرماؤں گا۔ (ابوداود، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۱۸۸، حدیث:۴۳۰)

حکایت: مریض کے گھر پر پہلے نماز پڑھتے

حضرت ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جاتے تو مریض کے گھر جا کر سب سے پہلے حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی جو جگہ ہوتی ہے، اُس) میں نماز ادا کرتے پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۴۹۱ مُلخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا پھر سجدے میں اس طرح جانا کہ زمین پر پہلے ہاتھ رکھنا پھر گھٹنے (knees) رکھنا یا سجدے میں جا کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا۔

صحیح طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سجدے میں جانا کہ "الف" سے حرکت شروع ہو اور "اَکْبَر" کی "راء" پر اس طرح ختم ہو کہ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھنا، پھر ہاتھ، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی (forehead) رکھنا۔

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

www.farzuloom.net

(2)غلط طریقہ: سجدے میں زمین پر ناک کی نوک لگانا۔

صحیح طریقہ: سجدے میں پیشانی اور ناک کی ہڈّی جمانا کہ زمین کی سختی محسوس ہو۔

(3)غلط طریقہ: پاؤں کی انگلیاں زمین پر بالکل نہ لگانا یا انگلیوں کی نوکیں (یعنی سِرا) زمین پر لگانا۔

صحیح طریقہ: پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) قبلہ رُخ (towards qiblah) زمین پر لگانا۔

(4)غلط طریقہ: سجدے کے بعد بیٹھتے ہی دوسرے سجدے میں چلے جانا۔

صحیح طریقہ: تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا، مکمل بیٹھنے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ**" کہنا پھر دوسرے سجدے میں جانا۔

(5)غلط طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں ہاتھ سیدھے رکھ کر اُنگلی اُٹھا دینا۔

صحیح طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں "**اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ**" اس طرح پڑھنا کہ سیدھے ہاتھ کی چھوٹی اور اس سے پہلے والی اُنگلی کو بند کر کہ ہاتھ سے ملا لینا، انگوٹھے اور بیچ والی اُنگلی سے گول دائرہ بنانا اور سب سے پہلی اُنگلی کو اس پر رکھنا، اب جب "**لَا**" پر پہنچیں (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّا) تو سب سے پہلی انگلی (جسے شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں) کو اٹھانا اور "**اِلَّا**" (یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّا) پر نیچے رکھ دینا اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لینا۔

(6)غلط طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف تھوڑا سا منہ پھیر کر سلام کرنا۔

صحیح طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سلام پھیرتے وقت اتنا منہ پھیرنا کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو گال نظر آجائے۔

یاد رہے! یہ نماز کے اندر ہونے والی بعض غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہوگا مزید نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق ادا کرنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری ہے۔[13]

---

(13) **جواب دیجئے:**

33(a) ”خواتین اور بچیوں کی نماز کے شروع میں ہونے والی بعض غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ۔ یعنی نماز نور ہے۔ (مسلم ص۱۴۰ حدیث ۲۲۳) علماء فرماتے ہیں: جس طرح نور کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی ہے اِسی طرح نماز بھی گناہوں سے روکتی ہے اور بے حیائی اور بری باتوں سے روک کر صحیح راہ دکھاتی ہے۔ (شرح مسلم ج۲ ص۱۰۱ ملخصاً)

حکایت: موت کی یاد میں نماز پڑھنے والی خاتون

حضرت مُعاذہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا روزانہ صبح کے وَقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم ج۵ ص۳۸۵)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: باریک دوپٹہ لینا یا باریک دوپٹہ سر پر کئی بار لپیٹنا مگر گلا باریک دوپٹے سے نظر آرہا ہو۔

صحیح طریقہ: موٹی چادر یا scarf وغیرہ کا استعمال کرنا جس سے بال، گردن وغیرہ کے سب حصّے چھپے ہوئے ہوں۔

(2) غلط طریقہ: چادر اس طرح لپیٹنا کہ سر کے بال کے ساتھ پیشانی (forehead) چھپا لینا یا اتنا پیچھے لپیٹنا کہ سر کے بال نظر آئیں یا (خصوصاً بڑی عمر کی خواتین کا اس طرح چادر لپیٹنا کہ) کان نظر آئیں۔

صحیح طریقہ: موٹی چادر یا scarf وغیرہ اس طرح لپیٹنا کہ نہ کان نظر آئیں، نہ بال، نہ گلا اور ایسا بھی نہ ہو

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

کہ چادر سے پیشانی چھپالی جائے۔

(3)غلط طریقہ: آستین کلائیوں (wrists) یا شلوار ٹخنوں (ankles) سے اوپر ہونا۔

صحیح طریقہ: لباس ایسا ہو کہ مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہاتھ گٹوں تک اور پاوں ٹخنوں تک ظاہر ہوں، اس کے علاوہ باقی سارا جسم چھپا ہوا ہو۔

(4)غلط طریقہ: ایسا چوڑا پاجامہ یا ٹروزر (trousers) کا استعمال کرنا کہ جس سے سجدے میں جاتے ہوئے یا جلسے وغیرہ میں بیٹھ کر سیدھی طرف پیر نکالتے وقت پیڈلیاں (shins) ظاہر ہو جائیں۔

صحیح طریقہ: جوڑے ایسے سلوائے جائیں کہ مکمل نماز میں کہیں بھی جسم کا کوئی حصّہ نہ ظاہر ہو اور نہ لباس چست (skintight) ہو۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔ البتہ ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔(14)

....

33(b) ”خواتین اور بچیوں کی تکبیر و قیام میں ہونے والی بعض غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو جان بوجھ کر ایک نَماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جَہَنَّم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخل ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰)

والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: قیامت کے دن اگر ایک (1)

---

(14) **جواب دیجئے:**

س ۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س ۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

www.farzuloom.net

نمازنہ پڑھنے کے بدلے میں ہونے والے عذاب سے بچنے کے لیے تمام دنیا دینا چاہیں گے قبول نہ کی جائے گی اور اگر ہزار (1,000) سال روئیں گے (تب بھی) نجات نہ ملے گی۔(انوارِ جمالِ مصطفٰے ص ۴۴۳ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: جس نے جان بوجھ کر ایک وَقت کی نماز چھوڑی ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا حقدار (entitled) ہے، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ پڑھ لے۔(فتاوی رضویہ جلد ۹، ص ۱۵۸ تا ۵۹ ملخصاً)

حکایت: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز پڑھنے کی جگہ

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ میری والِدہ حضرت اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے گھر تشریف لاکر نماز پڑھنے کی عرض کی تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نماز ادا فرمانے کی جگہ پر نماز پڑھا کریں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کرم فرمایا اور گھر تشریف لے آئے۔ حضرت اُمِّ سُلَیْم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ایک چٹائی کی جانب بڑھیں اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔(معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۲۹، حدیث: ۶۴۸۱ ملخصاً) سُبْحَانَ اللہ! صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت (تَعَلُّق۔belonging) رکھنے والی چیزوں کا احترام (respect) کرتے تھے بلکہ ساری اُمّت میں عشقِ رسول بانٹنے والے (distributors) بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہی ہیں۔

غلط اور صحیح طریقے::

(1) **غلط طریقہ:** پیروں کو وی (V) کی طرح ملا دینا۔

صحیح طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان 4 اُنگل (یعنی انگلیوں کی موٹائی کے برابر) کا فاصلہ ہونا۔

(2) **غلط طریقہ:** سر جُھکا کر "**اَللہُ اَکْبَر**" کہنا۔

صحیح طریقہ: "**اَللہُ اَکْبَر**" کہتے وقت سر جُھکا ہوا نہ ہونا۔

(3) **غلط طریقہ:** دل میں "**اَللہُ اَکْبَر**" کہنا یا دل میں قراءت کرنا۔

صحیح طریقہ: اِتنی آواز سے "**اَللہُ اَکْبَر**" کہنا یا قراءت کرنا کہ اپنے کان سُن سکیں، مگر ساتھ والوں کو

آواز تنگ نہ کرے۔

(4)غلط طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہہ کر چادر سے ہاتھ اس طرح باہر نکال کر اُٹھانا کہ کلائیاں (wrists) نظر آئیں یا کندھوں سے اوپر تک ہاتھ اُٹھانا اور ہاتھ سینے پر اس طرح باندھنا کہ اُلٹے ہاتھ کی اُنگلیوں پر سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں رکھنا۔

صحیح طریقہ: چادر کے اندر سے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا اب "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا کہ "**اَکْبَر**" کی "**راء**" کے ختم ہوتے ہی سینے پر اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی پر رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھنا۔

(5)غلط طریقہ: دورانِ نماز دونوں ہاتھوں سے چادر درست کرنا۔

صحیح طریقہ: ضرورت پڑھنے پر دورانِ نماز ایک ہاتھ سے چادر درست کرنا۔

یادرہے! یہ نماز کے اندر ہونے والی بعض غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہو گا مزید نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق ادا کرنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری ہے۔(15)

....

34(a) "خواتین اور بچیوں کے رکوع میں ہونے والی بعض غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جس کی نماز نہیں اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔(مسند بزار ج۱۵ ص۱۷۶ حدیث ۸۵۳۹)

حکایت: **خاتونِ جنّت کی نماز سے محبّت**

امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنی امی جان حضرت فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دیکھتا تھا کہ کبھی تو آپ رَضِیَ

---

(15) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

www.farzuloom.net

اللّٰہُ عَنْہَا گھر کی مسجد (یعنی گھر کا وہ حصّہ کہ جو نماز پڑھنے کے لیے ہو) میں رات بھر نفل نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ (مدارج النبوۃ (مترجم)، قسم پنجم، سیدہ فاطمۃ الزہرا، ج ۲، ص ۶۲۳ مُلخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہہ کر رکوع میں جانا۔

صحیح طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے اس طرح رکوع میں جانا کہ "**الف**" سے حرکت شروع ہو اور "**اَکْبَر**" کی "**راء**" پر ختم۔

(2) غلط طریقہ: گھٹنوں (knees) کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں پھیلی ہوئی رکھنا یا مردوں کی طرح کمر سیدھی کرنا۔

صحیح طریقہ: بس اتنا جُھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں ملی ہوئی رکھنا۔

(3) غلط طریقہ: ٹانگیں سیدھی رکھنا۔

صحیح طریقہ: ٹانگیں جھکی ہوئی رکھنا یعنی سیدھی نہ رکھنا۔

(4) غلط طریقہ: رکوع سے کھڑے ہو کر "**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**" کہنا۔

صحیح طریقہ: "**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**" اس طرح کہتے ہوئے کھڑی ہونا کہ جب اُٹھیں تو "**سین**" شروع ہو اور جب کھڑی ہو جائیں تو "**حَمِدَہ**" کی "**ہ**" ختم ہو۔

(5) غلط طریقہ: رکوع سے کھڑی ہوتے ہی بغیر رُکے "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

صحیح طریقہ: مکمل کھڑی ہونے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہنا پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

نوٹ:

نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہو یا

جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔البتہ ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔(16)

....

34(b) "خواتین اور بچیوں کے سجدے وغیرہ میں ہونے والی بعض غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا(یعنی جس طرح پڑھنے کا حکم ہے، اُس طرح پڑھا تو)، دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اُس نے دین کو ڈھا دیا(یعنی اپنی دینی حالت کو گرا دیا)۔(منیۃ المصلی ص ۱۳)

حکایت: نماز کے ساتھ ساتھ صدقہ

حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زوجہ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بہت صدقہ و خیرات کرنے والی اور نماز کی پابند صحابیہ تھیں۔ایک دن اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صُبْح کی نماز ادا فرما کر واپس آئے تو عورتوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:اے بیبیو!میں نے جہنّم میں اَکْثَر عورتوں کو دیکھا،لہٰذا اپنی طاقت کے مُطابِق(صَدَقہ و خیرات کے ذریعے) اللہ پاک(کی رحمت)کے قریب ہو جاؤ۔وہاں حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی مَوجُود تھیں۔آپ گھر گئیں،اپنے شوہر حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو **خاتَمُ النَّبِیّین، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کے بارے میں بتایا اور زیورات اُٹھانے لگیں تو حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا:انہیں کہاں لے جارہی ہیں؟عَرض کی: اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

(16) **جواب دیجئے:**

س ۱) نماز کے فرائض اور شرائط پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س ۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

وَسَلَّم(کی رحمت) کے قریب ہونے کے لیے(انہیں صَدَقہ کروں) اور(اس صدقے کی وجہ سے) اللہ پاک مجھے جہنّم والوں میں سے نہ کرے۔(الطبقات الکبری، تسمیۃ غرائب...الخ، ۴۲۴۰-زینب بنت ابی معاویۃ،۸/۲۲۶ملخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1)غلط طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا پھر سجدے میں اس طرح جانا کہ زمین پر پہلے بیٹھنا پھر سجدے میں جانا یا سجدے میں جا کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا۔

صحیح طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سجدے میں جانا کہ "اَللّٰہ" کی "الف" سے حرکت شروع ہو اور "اَکْبَر" کی "راء" پر اس طرح ختم ہو کہ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے(knees) ایک ساتھ رکھنا پھر بغیر رکے ہاتھ رکھنا، اس کے بعد دونوں کندھوں کی سیدھ میں ناک اور پھر پیشانی(forehead) رکھنا۔

(2)غلط طریقہ: سجدے کے بعد بیٹھتے ہی دوسرے سجدے میں چلے جانا، ہاتھ گھٹنوں(knees) کے قریب رکھنا اور پاؤں مردوں کی طرح کھڑے رکھنا۔

صحیح طریقہ: تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا، مکمل بیٹھنے کے بعد سیدھا ہاتھ سیدھی ران(thigh) کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ، اُلٹی ران(thigh) کے بیچ میں رکھ کر "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہنا، پھر دوسرے سجدے میں جانا۔

(3)غلط طریقہ: اَلتَّحِیَّات میں ہاتھ سیدھے رکھ کر اُنگلی اُٹھا دینا۔

صحیح طریقہ: اَلتَّحِیَّات میں "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" اس طرح پڑھنا کہ سیدھے ہاتھ کی چھوٹی اور اس سے پہلے والی اُنگلی کو بند کر کے ہاتھ سے ملا لینا، انگوٹھے اور بیچ والی اُنگلی سے گول دائرہ بنانا اور سب سے پہلی اُنگلی کو اس پر رکھنا، اب جب "لَآ" پر پہنچیں(یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ) تو سب سے پہلی انگلی(جسے شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں) کو اٹھانا اور "اِلَّا"(یعنی لَآاِلٰـہَ اِلَّا) پر نیچے رکھ دینا اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لینا۔

(4)غلط طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سرسری سامنہ پھیر کر سلام کرنا۔

صحیح طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سلام پھیرتے وقت اتنا منہ پھیرنا کہ جو پیچھے بیٹھا ہو، اُسے گال

نظر آجائے۔

یادرہے! یہ نماز کے اندر ہونے والی بعض غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہوں گیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچناہو گا مزید نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق ادا کرنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری ہے۔[17]

....

35(a) ”مختلف نفل نمازیں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربّ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، اِس لئے تم سجدے میں زیادہ دُعا کیا کرو۔ (مسلم ص۱۹۸حدیث ۱۰۸۳)علماء فرماتے ہیں: نفل نماز کے سجدوں میں دُعائیں مانگیں اور دیگر (مثلاً فرض ،واجب) نمازوں کے سجدوں میں تسبیح کر کہ (مثلاً ”سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی“ پڑھ کر) دعا مانگیں کیونکہ تسبیح بھی ایک طرح کی دعا ہے کہ اِن تسبیحات میں اللہ پاک کی تعریف ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص ۷۱ ماخوذاً) البتہ (نفل) نماز (کے سجدوں) میں عربی میں دُعا مانگیں۔ قرآن وحدیث میں جو دعائیں ہیں اور یاد ہیں تو دُعا کی نیّت کے ساتھ یہ پڑھیں۔ اپنے لیے، اپنے (مسلمان) والدین، استاد صاحبان، پیر و مرشد اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دُعا مانگیں، صرف اپنے لیے نہ مانگیں۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ح۳، ص۵۳۴، ۵۳۵، مسئلہ ۱۱۹ تا ۱۲۴ ماخوذاً)

حکایت: ہر مسجد میں نماز

حضرت ابن شوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی میں حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے

---

(17) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟

ساتھ کہیں جاتا تو جس مسجد کے قریب سے بھی گزر ہوتا وہ اس میں نفل نماز ضرور پڑھتے۔(اللہ والوں کی باتیں ج۲ص۴۹۱)

نفل نمازیں:

{1} تَحِيَّةُ الْمَسْجِد: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، الحدیث:۴۴۴، ج۱، ص۱۷۰)

{} فرض یا سنّت یا کوئی نماز، مسجد میں پڑھ لی تحیۃُ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃُ المسجد کی نیّت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو نماز کی نیّت سے مسجد میں نہ گیا بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض ادا کرنے یا جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت سے مسجد میں گیا تو تحیۃُ المسجد بھی ہو گئی جبکہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد ہی پڑھ لی اور اگر زیادہ وقت گزر گیا پھر یہ نمازیں پڑھیں تو اب یہ تحیۃُ المسجد بھی پڑھے۔

{} ہر دن میں ایک(1) مرتبہ تحیۃُ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃُ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار(4) بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص۶۷۵، مسئلہ ۴،۲)

{2} تَحِيَّةُ الْوُضُو : ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کی توجّہ(attention) کے ساتھ دو(2) رکعت پڑھے، اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، الحدیث:۲۳۴، ص۱۴۴)

{} تحیۃُ الوضو کہ وضو کے بعد اعضا(یعنی جسم) خشک ہونے سے پہلے دو(2) رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے(اور ثواب کا کام ہے جبکہ مکروہ وقت نہ ہو)۔

{} غسل کے بعد بھی دو(2) رکعت نماز مستحب(اور ثواب کا کام) ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو تحیۃُ الوضو بھی ہو گئی۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص۶۷۵، مسئلہ ۴،۲)

{3} نمازِ اشراق: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر اللہ پاک کا ذکر کرتا رہا،

یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر دو(2) رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔
(جامع الترمذي، أبواب السفر، الحديث ۵۸۶، ج۲، ص۱۰۰)

{} نماز اشراق کا وقت سورج چمکنے کے بیس(20) منٹ بعد سے ہے، اسی میں احتیاط ہے کہ پاک و ہند اور عرب ممالک والے بیس(20) منٹ کا وقفہ (gap) دیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ، جلد ۲، ص ۵۴۳ مع واجباتِ حج اور تفصیلی احکام ص ۱۴۷ ماخوذاً)

{4} **نمازِ چاشت:** حدیث شریف میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ(12) رکعتیں پڑھیں، اللہ پاک اس کے لیے جنّت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (جامع الترمذي، أبواب الوتر، الحديث: ۴۷۲، ج۲، ص۱۷)

{} نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ(12) رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔

{} نمازِ اِشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز ص۱۸۰)

{5} **نمازِ اوّابین:** اللہ پاک کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ(6) رکعتیں پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ(12) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، رقم ۱۱۶۷، ج۲، ص۴۵)

{} اس نماز کا نام صلوۃ اوّابین ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ چھ(6) رکعتیں مغرب کی سنّتوں و نفلوں کے ساتھ ہیں (یعنی دو سنت، دو نفل مغرب اور اس کے بعد دو نفل پڑھنے سے اوّابین ادا ہو جائے گی)۔

{} اس طرح کی احادیث سے عبادت کا ثواب مراد ہوتا ہے، لہذا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار نماز اوّابین پڑھ کر بارہ(12) سال تک نماز نہ پڑھو۔ (مراۃ جلد ۲، ص ۳۹۷ ملخصاً) لہذا فرض نمازیں پابندی سے پڑھنا اپنی جگہ فرض ہی ہیں۔

{6} **نمازِ تَہَجُّد:** نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص رات کو جاگے اور اپنے گھر والوں کو جگائے پھر دونوں دو(2) دو(2) رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والے (لوگوں میں) لکھے جائیں گے۔
(المستدرک للحاکم، کتاب صلاۃ التطوع، الحديث: ۱۲۳۰، ج۱، ص۶۲۴)

{} نمازِ عشا کے فرض پڑھنے کے بعد تہجّد سے پہلے سولینا ضروری ہے، اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اس کے یہ نوافل تہجّد نہ ہوں گے۔ جن بزرگوں کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے تیس (30) یا چالیس (40) سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا امام ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ حضرات رات میں تھوڑی دیر (بیٹھے بیٹھے) اونگھ لے لیتے ہونگے کہ جس سے تہجّد پڑھ سکتے ہوں لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں (کیا جاسکتا کہ وہ تہجّد نہ پڑھتے تھے)۔ (مراۃ جلد ۲، ص ۲۱۴ ملخصاً)

{} کم سے کم تہجد کی دو (2) رکعتیں ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے آٹھ (8) رکعتیں تک پڑھنا ثابت ہے۔ (بہار شریعت، ص ۶۷۸، مسئلہ ۳، حدیث ۳)

{} جو سو کر اٹھنے کی طاقت رکھتا ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ رات کے آخری حصّے (final part of night) پہلے تہجّد پڑھے بھی وتر کی نماز پڑھے۔ (نماز کے احکام ص ۲۷۳ ملخصاً) (18)

35(b) "مختلف نفل نمازیں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو اکیلے میں دو (2) رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے علاوہ کوئی بھی اُسے نہ دیکھے اُس کے لیے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (کنز العمال ج ۴ ص ۱۲۵ حدیث ۱۹۰۱۵)

حکایت: ۱۳ جگہوں سے بندھے ہوئے بزرگ

حضرتِ حسین بن منصور رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے جسم کو ٹخنوں (ankles) سے گھٹنوں (knees) تک تیرہ (13) جگہوں سے بیڑیوں (fetters) میں جکڑ رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار (1000) رکعت نفل ادا کرتے تھے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۸۴)

---

(18) **جواب دیجئے:**

س ۱) نمازِ تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین کا وقت اور رکعتوں کی تعداد بتائیں؟

www.farzuloom.net

نفل نمازیں:

{} **نمازِ سفر:** حدیث شریف میں ہے: کہ کسی نے سفر کے ارادے سے جاتے وقت، اپنے اہل کے پاس اُن دو (2) رکعتوں سے بہتر کچھ نہ چھوڑا، جو ان کے پاس پڑھیں۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۵٦۵)

{} سفر میں جاتے وقت دو(2) رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے (یہ مستحب اور ثواب کا کام ہے اور) یہی نمازِ سفر ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص٦٧٦ ملخصاً)

{} **نمازِ واپسیِ سفر:** رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً (یعنی پہلے) مسجد میں جاتے اور دو(2) رکعتیں مسجد میں نماز پڑھتے پھر وہیں ٹھہرتے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، الحدیث: ۷۱٦، ص۳٦١)

{} نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو(2) رکعتیں مسجد میں ادا کرے (یہ مستحب اور ثواب کا کام ہے)(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص٦٧٧)۔

() یہ سب نمازیں عام نفل نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی اور نیّت یوں کریں کہ "دو(2) رکعت نمازِ سفر" یا" دو(2) رکعت نماز واپسی سفر"۔

{} **صلاۃُ التَّسْبِیح:** نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو صلاۃُ التسبیح کا طریقہ بتایا پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہو سکے کہ تم ہر روز ایک (1) بار پڑھ سکو تو پڑھا کرو اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو زندگی میں ایک بار۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص۵۷۰.)

{} **طریقہ:** نماز تسبیح کی نیّت کے ساتھ **اَللّٰہُ اَکْبَرْ** کہہ کر **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ** پڑھے پھر یہ پڑھے **سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرْ** پندرہ(15) بار پھر **اَعُوْذُ** اور **بِسْمِ اللہِ** اور **اَلْحَمْدُ** اور سورت پڑھ کر دس بار(10) تسبیح (**سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرْ**) پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں (**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کم از کم

تین (3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس بار (10) وہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے سر اٹھائے، سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہئے پھر دس بار (10) وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم از کم تین (3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس بار (10) وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے جلسے میں جائے اور مکمل بیٹھنے کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہے پھر دس بار (10) وہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدے کو جائے اور اس میں (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم از کم تین (3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس (10) مرتبہ وہی تسبیح پڑھے (اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (75) تسبیحات ہو گئیں)۔ یوہیں چار (4) رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر (75) بار تسبیح اور چاروں میں تین سو (300) ہوئیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۶۸۳ ماخوذاً)

{} قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں تسبیح نہیں پڑھیں گے۔ دو (2) رکعت سے زیادہ رکعت والی نماز میں دوسری (2nd) رکعت کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اولیٰ کہتے ہیں اور ہر نماز کے آخر میں جو بیٹھتے ہیں، اُسے قعدہ اخیرہ کہتے ہیں۔

{} قعدہ اولیٰ میں اَلتَّحِیَّات کے بعد درودِ ابراہیم اور دعا بھی پڑھیں۔

{} تیسری (3rd) رکعت کے شروع میں ثناء (یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ) بھی پڑھے۔

{} اگر سجدۂ سہو واجب ہو تو (سجدہ سہو کے دو) سجدے کرے مگر ان دونوں سجدوں میں صلوٰۃُ التسبیح کی تسبیحات (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ) نہ پڑھی جائیں۔

{} اگر کسی جگہ بھول کر دس بار (10 times) سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے تاکہ وہ مقدار (quantity) پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع (next turn) تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی (یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہوا اور تسبیح پڑھنا بھول گیا تو اب یہ دس (10) تسبیح بھی) سجدہ میں کہے (یعنی اب اس پہلے سجدے میں بیس (20) مرتبہ تسبیح کہے) اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ

ہی میں کہے قومے میں (یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر) نہ کہے کہ قومہ کی مقدار (duration) تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ (یعنی سجدے کے بعد جو بیٹھتے ہیں، اس) میں (رہ جانے والی تسبیح) نہ (پڑھے)۔(ردالمحتار)

{} تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار (count) کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔

{} ہر اُس وقت میں کہ جو مکروہ نہ ہو یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔(عالمگیری، ردالمحتار)

(بہارِ شریعت، ج۱، ص۶۸۴، مسئلہ ۴، ۳)(19)

....

36 "اذان کا طریقہ اور حکم"

حدیثِ مُبارک:

جس بستی میں اَذان دی جائے، اُس دن اللہ پاک اپنے عذاب سے اُس بستی کو امن (peace) دے دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۲۵۷ حدیث ۷۴۶)

حکایت: **مزار شریف سے اَذان کی آواز آتی**

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے نواسے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یزید کی فوج نے شہید کیا تھا۔ یزید بہت ظالم اور سخت گناہ گار تھا۔ اس کے بُرے کام بہت زیادہ تھے یہاں تک اس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری مسجد، مسجدِ نبوی شریف پر بھی حملہ کر دیا اور کئی صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو شہید بھی کر دیا، مسجد میں ہونے والی اذان اور نمازیں بھی بند کروادیں۔ حضرت ابو محمد سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دیوانے (insane) اور بیمار بن

---

(19) **جواب دیجئے:**

س۱) نمازِ تہجد، اشراق، چاشت اور اوّابین کا وقت اور رکعتوں کی تعداد بتائیں؟

س۲) صلوۃُ التسبیح کا طریقہ بیان کریں؟

کر ان دنوں مسجد نبوی میں حاضر رہے، خود فرماتے ہیں: اُن دنوں مسجد نبوی شریف میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا تھا، یزیدیوں کی جماعتیں مسجد نبوی شریف میں آتیں اور یہ لوگ کہتے: اِس بوڑھے دیوانے کو دیکھو! اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے پیارے مزار شریف سے اذان کی آواز آتی پھر میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا اور میرے علاوہ مسجِد میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔ (الطبقات الکبری ج ۵ ص ۱۰۰)

اذان:

{1} پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ (مسجد میں طے شدہ (decided) وقت میں ہونے والی نماز) کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان میں اذان کہی جائے۔ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۴ مُلخصاً)

{2} **اذان کا طریقہ:** مسجد (میں جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہے، اُس) سے باہر (یا اذان کے کمرے وغیرہ میں) قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو۔ اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے **اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے پھر ذرا ٹھہر کر **اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے۔ پھر ذرا ٹھہر کر **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کہے پھر ذرا ٹھہر کر دوسری بار (second time) یہی کہے پھر **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ** ﷺ کہے پھر ذرا رُک کر دوسری بار یہی کہے پھر سیدھی طرف منہ کرکہ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ** کہے پھر ذرا ٹھہر کر (اُلٹی طرف منہ پھیرے اور) دوسری بار یہی کہے پھر سیدھی طرف منہ کرکے **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** کہے پھر ذرا ٹھہر کر (اُلٹی طرف منہ پھیرے اور) دوسری بار یہی کہے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور **اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے پھر ایک مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۵-۵۶ مُلخصاً)

{3} مسجِد کے باہَر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۸، ۴۶۹) اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مُستحب

(ثواب کا کام) ہے مگر ہلانا اور گھمانا فضول حرکت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۵ ص۳۷۳)

{4} "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" سیدھی طرف منہ کرکے کہے اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" اُلٹی طرف منہ کرکے، کہیں اگرچِہ اذان نَماز کیلئے نہ ہو مَثَلًا بچّے کے کان میں اذان کہی۔ یہ ہلنا صرف مُنہ کا ہے سارا جسم نہیں موڑیں گے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۶۶، بہارِ شریعت ج۱ ص۴۶۹)

{5} فجر کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہنے کے بعد دو (2) مرتبہ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا بھی مستحب (اور ثواب کا کام) ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۵۵) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔ (قانونِ شریعت ص۸۹)

{6} اذان کے بعد بلکہ پہلے بھی درود شریف پڑھے۔ پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ (جنتی زیور ص۲۶۴، مُلخصاً)(20)

37 "اذان اور اس کا جواب"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جب اَذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاذان، الحدیث: ۲۰۹۱۰، ج۷، ص۲۷۹.)

(20) **جواب دیجئے:**

س۱) اذان کا طریقہ بیان کریں؟

س۲) اذان کے بعد کی دعا کونسی ہے؟

حکایت: زندگی کی آخری اذان سنتے ہی مسجد چلے گے

حضرت عامر رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کی موت کا وقت تھا، آپ روح نکلنے کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شروع ہوگئی۔ فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے مسجد لے چلو۔ عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں۔ فرمایا: میں اذان کے ذریعے اللہ پاک کے بلاوے کو سنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی اذان سن لینے کے بعد میں جماعت میں شرکت نہ کروں! یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا)۔ لوگ آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو مسجد میں لے آئے اور آپ مغرب کی نماز امام کے پیچھے جماعت سے پڑھنے لگے، ابھی ایک (1) رَکعت نماز ہی پڑھی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ (سیر اعلام النبلاء ج٦ ص ٥٢)

اذان اور جواب:

{1} اگر کوئی شخص (مثلاً سخت بیمار ہونے کی وجہ سے) شہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ٢ ص ٧٨، ٦٢) **یاد رہے!** شرعی اجازت کے بغیر مرد کا مسجد میں ہونے والی فرض نمازوں کی جماعت کو چھوڑنا، ناجائز و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

{2} وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الہدایۃ ج ١ ص ٤٥)

{3} خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٧٢)

{4} بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ٤٦٦، مَراقی الفَلاح ص ٤٦)

{5} ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔ ایسی اذان دوبارہ دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ٤٦٦، دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٧٥) سمجھدار بچّہ اذان دے سکتا ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٧٥)

{6} اگر مؤذّن صاحب ہی امام صاحب بھی ہوں تو بہتر ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٨٨) (فیضانِ اذان ص ٩ تا ١١)

اذان کا جواب:

{1} نَماز کی اذان کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچّے کے (پیدا ہونے پر) کان میں کہی جانے والی اذان۔ (رَدُّالمُحتار ج ٢ ص ٨٢)

{2} مقتدیوں (امام کے پیچھے جو نماز پڑھنے کے لیے موجود ہیں، اِن) کو خطبے کی اذان کا جواب ہر گز نہ دینا چاہئے یہی احتیاط سے قریب ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دعا، دل سے کریں، زَبان سے کوئی لفظ ادا نہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔ اور امام صاحب یعنی خطیب صاحب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دُعا کریں تو جائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص ۳۰۰، ۳۰۱ مُلخصاً)

{3} اَذان سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۲)

{4} جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام و کلام (یعنی بات چیت)، سلام کا جواب اور تمام کام روک دیں یہاں تک کہ تلاوت بھی روک دیں، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳، دُرِّ مُختار ج۲ ص۸۶، مُلَخَّصاً)

{5} جو اَذان کے وَقت باتوں میں مصروف رہے اس کا معاذاللہ! (اللہ پاک کی پناہ) خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۷۳)

{6} راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو (بہتر یہ ہے کہ) اُتنی دیر کھڑا ہو جائے (چپ چاپ) سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج۱ ص۵۷، ایضاً) ہاں دورانِ اذان مسجِد یا وُضو خانے کی طرف چلنے اور وُضو کرنے میں کوئی حَرَج نہیں اِس دوران زَبان سے جواب بھی دیتے رہئے۔

{7} اذان کے دوران استنجا خانے (toilet) جانا بہتر نہیں کیونکہ وہاں اذان کا جواب نہ دے سکے گا اور یہ بہت بڑے ثواب سے محرومی ہے البتہ سخت ضرورت ہو یا جماعت نکل جانے کا خوف ہو تو چلا جائے۔

{8} اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج۲ ص۸۲، بہارِ شریعت ج۱ ص۴۷۳)

{9} اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا اور زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو اب جواب دے لے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۸۳)

جوابِ اذان کا طریقہ:

{1} جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مؤذّن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ

اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے{2} اِسی طرح دیگر کلِمات کاجواب دے{3} جب مؤذّن صاحِب پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ کہیں تو جواب میں یہ کلمہ دہرائے پھر یہ کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ پھر انگوٹھوں کے ناخن ہونٹ پر رکھ کر بغیر آواز نکالے آنکھوں سے لگالے، اور کہے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر {4} جب مؤذّن صاحِب دوسری بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ کہیں تو جواب میں یہی کلمہ دہرائے اور یہ کہے: قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللہِ پھر انگوٹھوں کے ناخن ہونٹ پر رکھ کر بغیر آواز نکالے آنکھوں سے لگالے، اور کہے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۸۴ بتغیر) {5} حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے جواب میں بہتر ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہے اور بلکہ مزید یہ بھی کہہ لے: مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُن {6} حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کاجواب بھی اسی طرح دے۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ ص۸۲، عالمگیری ج۱ ص۵۷) {7} فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں کہے: صَدَقْتَ وَ بَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ ص۸۳) (فیضانِ اذان ص۱۱ تا۱۳ ملخصاً)[21]

....

38 "اذان کے بعد مسجد سے نکلنا اور اقامت"

احادیثِ مُبارکہ:

(1) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو اَذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (دعا یہ ہے:) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ (ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور قائم ہونے

---

(21) **جواب دیجئے:**

س۱) اذان کے چند نکات بیان کریں۔

س۲) اذان کے جواب کے چند نکات بیان کریں۔

والی نماز کے ربّ! تو (ہمارے سردار) حضرتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کو وسیلہ (یعنی جنّت میں ایک ایسی جگہ کہ جو صرف ایک ہی کو ملے گی (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۲۳۳ ملخصا)) اور فضیلت اور بہت بلند درَجہ عطا فرما اور اُن کو مقامِ محمود (یعنی گناہ گاروں کے گناہ مُعاف کرنے کی سفارش اور شفاعت والے درجے (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۷۰۱ ملخصاً)) میں کھڑا کر جس کا تونے اُن سے وعدہ کیا ہے)۔ (صحیح البخاري، کتاب التفسیر، ۱۱۔باب، الحدیث: ۴۷۱۹، ج ۳، ص ۲۶۲)

نوٹ: اللہ پاک قیامت کے دن اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یقینی طور پر وسیلہ اور مقامِ محمود عطا فرمائے گا، چاہے مسلمان نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے اس کی دعا کریں یا نہ کریں کیونکہ یہ اللہ پاک کا اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے وعدہ ہے اور اللہ پاک اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا، البتہ مسلمانوں کو وسیلہ اور مقامِ محمود کی دعا مانگنے کا جو فرمایا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ اس دعا سے، دعا کرنے والے کو یہ فائدہ ملے کہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شفاعت حاصل کرلے۔ (صراط الجنان ج ۵، ص ۴۹۹ ملخصاً)

(2) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اذان کے کلمات دہراتے جاؤ اور پھر مجھ پر دُرود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک (1) مرتبہ دُرود پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے بدلے میں اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ پاک سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنّت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ جو شخص میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگے تو میں اُس کی شفاعت کرونگا۔ (مسلم، ص ۱۶۲، حدیث: ۸۴۹)

(3) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اذان کے بعد پڑھنے کی جو دعا بتائی، اُس میں یہ بھی ہے کہ: وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (ترجمہ: اور ہمیں قیامت کے دِن اُن کی شفاعت نصیب فرما)۔

(المعجم الکبیر للطبراني، الحدیث: ۱۲۵۵۴، ج ۱۲، ص ۶۶۔۶۷ ملخصاً)

حکایت: میں مؤذّن کی اذان سنتا ہوں

حضرت ربیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو جب فالج ہوگیا تو دو (2) آدمیوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز کے لیے

www.farzuloom.net

تشریف لاتے، جب کہا جاتا: حضور! آپ معذور (disabled) ہیں۔ تو فرماتے: لیکن میں مُؤَذِّن سے ”حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ“ (یعنی نماز کی طرف آؤ!)، ”حَیَّ عَلَی الْفَلَاح“ (یعنی بھلائی کی طرف آؤ!) سنتا ہوں اور جو اذان سنے اُسے چاہیے کہ وہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آئے، چاہے گھسٹتے (dragging کرتے) ہوئے جانا پڑے! (حلیۃ الاولیاء ج۲ ص۱۳۳ رقم ۱۷۰۷ ملخصاً) یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جذبہ تھا، لیکن شریعت کا مسئلہ یہی ہے کہ ایسا مریض جس کو جماعت کے لئے جانے میں سخت مشکل ہو اُس کو مسجد کی حاضِری مُعاف ہے۔

اَذان کے بعد مسجِد سے نکلنا:

{1} جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اذان کے بعد جو مسجِد سے چلا گیا اور کسی حاجت (یعنی ایسی ضرورت) کے لیے نہیں گیا (کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہو) اور واپس نہ ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔** (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۰۴ حدیث ۷۳۴)

{2} اذان سے مراد نماز کا وقت شروع ہو جانا ہے، ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔ (در مختار ج ۲ ص ۶۱۳)

{3} جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا انتظام چلانے والا ہو، مَثَلاً امام صاحب یا مُؤَذِّن صاحب ہوں کہ اُن کے ہونے سے لوگ وہاں ہوتے ہیں ورنہ اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں، ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچِہ یہاں (جماعت کیلئے) اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا انتظام چلاتا ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (در مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۱۳)

{4} سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جا سکتا ہے۔

{5} کسی کو کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ مضبوط خیال ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آ جائے گا۔ (در مختار ج ۲ ص ۶۱۴)

اقامت اور اس کے دینی مسائل:

{1} مل کر جماعت سے نماز پڑھنے سے پہلے، اذان کی طرح کے الفاظ پڑھے جاتے ہیں، اِسے اقامت کہتے ہیں۔

www.farzuloom.net

یہ الفاظ اذان کی طرح ہوتے ہیں مگر اس میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کے بعد دو مرتبہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلاۃ" پڑھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا، ص ۴۷۰، مسئلہ ۴۱ ماخوذاً)

{2} اِقامت مسجِد میں امام صاحب کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مُناسِب ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۲)

{3} اقامت میں اتنی آواز ہو کہ جو نماز کے لیے آئے ہیں، وہ سُن لیں۔ اَذان کی طرح زور سے نہ کہی جائے۔ اِقامت میں یہ سنّت نہیں کہ بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہو (بلکہ مسجد کے اندر، صف میں اقامت کہی جائے)۔ (بہارِ شریعت ج ا، ص ۴۷۰، مسئلہ ۴۱ ماخوذاً)

{4} اِقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی (اور اہم) سنّت ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۶۸)

{5} اِقامت کا جواب دینا مُستَحَب (اور ثواب کا کام) ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۴۷۳)

{6} اِقامت کے کَلِمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سَکتہ (pause) مت کیجئے۔ (ایضاً ص ۴۷۰)

{7} اِقامت میں بھی "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" میں دائیں بائیں منہ پھیریئے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲، ص ۶۶)

{8} اِقامت اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے، اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور موَذّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو بُرا لگا تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۵۴)

{9} اِقامت کے وَقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتِظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجِد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں (جب کہ امام صاحب مسجد میں موجود ہوں) اور اُس وَقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر (اقامت پڑھنے والا) "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" پر پہنچے یہی حکم امام صاحب کیلئے ہے (کہ جو پہلے سے مسجد میں ہوں)۔ (ایضاً ص ۵۷، بہارِ شریعت ج ا ص ۴۷۱)

(22) ....

(22) **جواب دیجئے:**

س۱) اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کے چند نکات بیان فرمائیں۔

س۲) اقامت کے چند نکات بیان کریں۔

www.farzuloom.net